بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۴ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ | ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۷۳

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی۔ ۲۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح ۹½ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل سارا دن حضور کا ٹمپریچر نارمل رہا مگر شام کے وقت ۹۸.۸ ہو گیا تھا۔ آج صبح ۹۷.۹ ہے۔ خدا کے فضل سے کھانسی سے آرام ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۳ ماہ وفا۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے کان اور آنکھ میں درد کی تکلیف ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی کو سیالکوٹ بغرض تبلیغ بھیجا گیا ؛

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ رجب ۱۳۶۲ھ

سُودی کاروبار خلاف قانون قرار دیدیا جائے

دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے سودی لین دین کی سخت ممانعت کی ہے۔ اور نہ صرف سود لینے والے کو بہت بڑا مجرم اور خدا کا مقابلہ کرنے والا ٹھہرایا ہے۔ بلکہ سود دینے والے کو بھی ویسا ہی مجرم بتایا ہے۔ تا کہ کسی کو خواہ کیسی ہی اشد ضرورت پیش آئے۔ وہ کسی سود خوار کے چنگل میں نہ پھنسے۔ کیونکہ جو ایک دفعہ اس چنگل میں پھنس جائے۔ اس کا پھر رہائی پانا یا صحیح وسالم بچ نکلنا محال ہوتا ہے۔ پیش آمدہ بڑی سے بڑی مشکل ٹل سکتی۔ اور اہم سے اہم ضرورت ملتوی کی جا سکتی ہے۔ یا پھر اس کی وجہ سے جو تکلیف پہنچے۔ برداشت کی جا سکتی ہے۔ لیکن سود خور کی گرفت میں آ کر ممکن نہیں کہ کوئی انسان جوں کا توں رہ سکے۔ اسی وجہ سے اسلام نے سود دینے والوں کو بھی سخت تنبیہ کی ہے۔ کہ یہ بہت بڑا جرم ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس کا ارتکاب کرنے والوں کو بہت بُرا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ لیکن افسوس کہ موجودہ زمانہ میں عام طور پر مسلمان کہلانے والے بھی سودی لین دین سے باز نہیں رہتے اور روز بروز تباہی و بربادی کے گڑھے میں گرتے جانے کے باوجود سود لینا اور دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ سود کے جواز میں طرح طرح کے حیلے تراشنے اور صریح اسلامی تعلیم میں بے باکانہ تحریف کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اسی قسم کے لوگوں کی طرف سے ایک رسالہ سود منہ کے نام کا علی گڑھ سے شائع ہوتا تھا جس میں سود کا جواز ثابت کیا جاتا تھا۔

سودی کاروبار نے اگرچہ ساری دنیا میں تباہی اور بربادی پھیلا رکھی ہے۔ حتیٰ کہ موجودہ جنگ کی شدت اور طوالت کی وجہ بھی سودی لین دین ہی ہے۔ کیونکہ اگر حکومتوں کو سود پر قرض میسر نہ آئے۔ تو جنگ قطعاً طول نہ پکڑے اور دنیا پر اس وسعت کے ساتھ ہلاکت مسلط نہ ہو سکے۔ لیکن ہندوستان میں سودی کاروبار جس رنگ میں ہو رہا ہے۔ وہ نہایت ہی تباہ کن ہے۔ یہ پیشہ جن لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ وہ نہایت ہوشیار۔ چالاک۔ زمانہ ساز ہونے کے ساتھ ہی نہایت بے رحم اور سنگدل بھی واقعہ ہوئے ہیں۔ اس کا کسی قدر تجربہ اپنے مختصر سے زمانہ قیام ہندوستان اور خاص کر عدالت عالیہ پنجاب کے چیف جسٹس ہونے کی حیثیت سے سر ڈگلس ینگ کو ہوا جس کا ذکر انہوں نے اپنے ایک مضمون مندرجہ "بوائے سکاٹس مین" میں کیا ہے۔ اور اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہندوستان میں ساہوکارہ قطعاً بند ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں مقروض بے بس ہو جاتا ہے۔ اور تاریخ مقررہ کے بعد ساہوکار جو چاہے کر سکتا ہے۔

ساہوکار کیا چاہتا اور کیا کرتا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ سر ڈگلس کے ان الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے کہ

"حکومت رفاہ عام کے لئے جو ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اس کے ایک کروڑ کے مقابلہ میں ساہوکار اپنی ذات کے لئے چار کروڑ روپیہ وصول کر لیتے ہیں۔ اور ساہوکار ملک کے طول و عرض پر بلائے مبرم کی طرح چھائے ہوئے ہیں"

ساہوکار اتنا بھاری ٹیکس جو حکومت کے ٹیکس کے مقابلہ میں بھی چار گنا ہے محض اپنی ذات کے لئے کیونکر وصول کر لیتے ہیں۔ اور حکومت کا قانون ان کی اس دست درازی کو کیوں نہیں روکتا۔ اس کے متعلق سر ڈگلس نے یہ افسوسناک حقیقت بیان کی ہے کہ:۔

"ہندوستان میں انگریزی انصاف کی عدالتیں بنیوں کی ممد و معاون ہیں۔ اور انہیں روپیہ وصول کر کے دیتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس ملک کا مقروض بنیوں کی لوٹ کھسوٹ کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ نیز سود کی حد بندی بالکل بے معنی ہے۔ کیونکہ سود خور جتنی رقم کسی کو قرض دیتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ تمسک پر لکھوا لیتے ہیں"

گویا سود خواروں کی لوٹ کھسوٹ کے مقابلہ میں قانون اگر کوئی قدم اٹھاتا بھی ہے تو سود خور دھوکہ اور فریب سے اُسے بے کار اور غیر مؤثر بنا دیتے ہیں۔

ان حالات میں کیا ہونا چاہیئے۔ سر ڈگلس کی رائے میں ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ "سودی کاروبار کو ہندوستان کے طول و عرض میں خلاف قانون قرار دے دیا جائے" در اصل یہی ایک مؤثر صورت ہے۔ جو سودی لین دین کی تباہ کاری سے ان لوگوں کو بچا سکتی ہے۔ جو سود کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔ اور پھر اس سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں پاتے۔ حتیٰ کہ حکومت کی امداد اور سہارا بھی انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

حکومت پنجاب کو اس بارے میں خاص توجہ دینی چاہیئے۔ نہ صرف اس لئے کہ سر ڈگلس ینگ کو پنجاب ہائیکورٹ کا چیف جج ہونے کی حیثیت سے سود خواروں کی دست درازیوں کا پنجاب میں پتہ لگانے کا زیادہ موقع میسر آیا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ حکومت پنجاب سود خواروں کی گرفت سے لوگوں کو اور خاص کر زمینداروں کو آزاد کرانے کی مدعی ہے۔ اور اس کے لئے کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہے۔ چونکہ سودی کاروبار کو خلاف قانون قرار دینے کی تجویز ایک بہت بڑے قانون دان کے دماغ سے نکلی ہے۔ اس لئے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوئی قانونی الجھن پیش نہیں آ سکتی۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ حکومت جرأت اور دلیری سے کام لے۔ اور سودی کاروبار کو بذریعہ قانون ممنوع قرار دیدے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ حکومت پنجاب نے سود خواروں کے پھندے میں پھنسے ہوئے زمینداروں کیلئے خصوصاً اور دوسرے لوگوں کیلئے عموماً ایسے قوانین نافذ کئے ہیں جن سے انہیں کچھ نہ کچھ سہولت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور ان قوانین میں سے سب سے زیادہ اہم وہ ہے۔ جس کی رُو سے سود کی حد بندی کی گئی ہے لیکن جیسا کہ پنجاب ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس نے لکھا ہے سود خوار مہاجنوں کے مقابلہ میں سود کی حد بندی کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہ قرض دیتے وقت اصل رقم سے کئی گنا زیادہ لکھا لیتے ہیں گویا قرض دیتے وقت ہی وہ سالہا سال کا سود در سود وصول کر لیتے ہیں ؛

غرض چھوٹی موٹی پابندیاں سود خواروں کو بے بس مقروضوں کا نہایت بے رحمی سے خون چوسنے سے باز نہیں رکھ سکتیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ سودی کاروبار بذریعہ قانون

بھینی شرق پور میں جلسہ

موضع بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ میں ۲۳ ، ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء کو جلسہ قرار پایا ہے کھانے اور رہائش کا انتظام ہوگا۔ ارد گرد کی جماعتیں شامل ہوں خصوصاً ضلع شیخوپورہ کی
خاکسار مقدم محمد عاشق

تلاش

فضل احمد مالی کوٹھی دارالحمد قادیان ساکن کولیاں علاقہ بیٹ ضلع گورداسپور) اور محمد شفیع مالی نصرت آباد سندھ (ساکن سٹھیالہ تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور) کچھ عرصہ سے اپنی ڈیوٹی سے بغیر اجازت غیر حاضر ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اب وہ کہاں ہیں۔ لہٰذا جس دوست کو ان کا پتہ لگے۔ وہ فوراً ان کو اس اعلان کی اطلاع دے دیں۔ اور ان کو یہ پیغام پہنچا دیں۔ کہ وہ فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ ورنہ سخت ایکشن لیا جائے گا۔ نیز انچارج تحریک جدید کو ان کے مکمل پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ انچارج تحریک جدید

رسالہ "فرقان" کے متعلق اعلان

رسالہ "فرقان" کے جن خریداروں کو سال رواں کا کوئی پرچہ نہ ملا ہو۔ وہ اس امر کی اطلاع بہت جلد خاکسار کو دیں۔ نیز جن غیر مبایع دوستوں کو رسالہ کسی مہینے کا نہ ملا ہو۔ وہ بھی مطلع فرمائیں۔
منیجر رسالہ "فرقان" قادیان

تبلیغی دورہ کے متعلق اطلاع

مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی چراغ دین صاحب ضلع گجرات کے دورہ سے فارغ ہو گئے ہیں۔ اب عنقریب اضلاع جہلم کیمل پور اور راولپنڈی کے دورہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ براہ کرم ہر ضلع کی مرکزی جماعت اپنے ضلع کی جماعتوں کی فہرست اور جماعتوں میں پہنچنے کا ذریعہ اور درمیانی فاصلہ سے مطلع فرمائیں۔ نیز تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسوں کے لئے تیاری کریں۔
ناظر دعوۃ و تبلیغ

ناصر آباد (سندھ) میں سالانہ تبلیغی جلسہ

۲۸ جولائی ۱۹۴۳ء ناصر آباد میں سالانہ تبلیغی جلسہ ہوگا۔ علماء سلسلہ بھی تشریف لائینگے جملہ جماعت ہائے سندھ کے اصحاب اس میں شامل ہوں۔ نیز اپنے عزیز اور دوستوں کو بھی ساتھ لائیں۔ رہائش و خوراک کا انتظام مقامی جماعتوں کے ذمہ ہوگا۔ خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) سید محمد ہاشم صاحب ضلع جہلم آنکھ میں تکلیف سے بیمار ہیں۔ (۲) نیز ان کی اہلیہ بھی ۱۵ روز سے بیمار ہیں (۳) حفیظ اللہ پسر مولوی شکر اللہ صاحب چک ۵۶۵ گ ب بعارضہ بخار بیمار ہیں (۴) نیز رحمت بی بی صاحبہ سیکرٹری لجنہ چک ہذا کی صحت خراب ہے۔ (۵) چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب نانا ان دنوں تکلیف میں ہیں (۶) مرزا غلام سرور صاحب دو سال سے بیمار ہیں سخت کمزوری ہے (۷) ڈاکٹر بشیر احمد خان لدھیانوالہ کے لڑکے کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اور وہ اور بھی بعض پریشانیوں میں ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں

ایک اشد ضروری اعلان

تحریک جدید کا ہر مجاہد جو ۳۱ جولائی تک مرکز میں اپنا سال نہم کا چندہ سو فی صدی داخل کرے گا۔ خواہ وہ ہندوستان کا ہو یا بیرون ہند کا۔ خواہ شہری ہو یا زمیندار اس کا نام انشاء اللہ تعالیٰ ۳۱ جولائی کو حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کیا جائے گا اس کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ جو رقم ارسال کی جائے۔ اس میں اسم وار تفصیل کوپن یا بیمہ میں ضرور ہو۔ کیونکہ جب تک اسم وار تفصیل سے تحریک جدید کا چندہ داخل نہ کرایا جائے۔ اس وقت تک اسم وار فہرست کس طرح پیش کی جا سکتی ہے۔ بعض جماعتیں اور بعض کارکن ایسے ہیں۔ جو بڑی توجہ سے رقم تو تحریک جدید میں یا دفتر میں جمع کرا دیتے ہیں۔ مگر اسم وار تفصیل نہیں دیتے۔ کہتے ہیں کہ روپیہ جمع کر لو۔ اسم وار تفصیل پھر دیں گے۔ حالانکہ ان کی جماعت کے احباب نے اسم وار تفصیل کے ساتھ اسی واسطے دی تھی۔ کہ ۳۱ جولائی سے قبل مرکز میں پہنچے۔ اور نام دعا کے لئے حضور کے پیش ہو۔ مگر بعض کارکن اسم وار تفصیل نہ دے کر ان کو دعا کی فہرست سے محروم کر دیتے ہیں۔ پس ہر کارکن نوٹ رکھے کہ کوپن یا بیمہ یا چیک ڈرافٹ پوسٹل آرڈر کے ساتھ اسم وار تفصیل ہو۔ تا دعا سے کسی کا نام رہ نہ جائے۔
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع
اور
مجالس کی ذمہ داری

خدام الاحمدیہ کے آئندہ سالانہ اجتماع کو گزشتہ تمام اجتماعات سے زیادہ کامیاب اور شاندار بنانا تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اس کے لئے جن مجالس نے ابھی تک تیاری نہیں کی۔ انہیں فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اس اجتماع میں نہ صرف تنظیم کا معائنہ حواس خمسہ اور صحت جسمانی کے مقابلے ہوں گے۔ بلکہ تعلیمی اخلاقی اور مذہبی رنگ کے معلوماتی مقابلے بھی ہوں گے۔ نیز یہ بھی دیکھا جائے گا۔ کہ خدام الاحمدیہ کو احمدیت اور اسلام سے تعلق رکھنے والے مسائل سے کس حد تک واقفیت ہے۔ اسی طرح اخلاق فاضلہ کی تعلیم کے متعلق مختلف امتحانات ہوں گے۔ سال کے دوران میں زیادہ سے زیادہ قرآن کریم اور احادیث کے حفظ کرنے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو یاد کرنے والے خدام کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ امید ہے۔ کہ تمام مجالس ان امور کے لئے خدام کو صحیح اور احسن طور پر تیار کریں گی۔ کیونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالانہ اجتماع پر ارشاد فرمایا تھا۔ "کہ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ سال نوجوان زیادہ سے زیادہ اس قسم کے مقابلوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔"
معتمد خدام الاحمدیہ

مناجات

میں سراسر رہینِ سہو و خطا
تجھ سے کہتا ہوں اسلئے کہ مری
بخشدے بخشدے خطائیں مری
مانگنے آیا ہوں مجھے دے دے
دے مجھے وہ دعائے نیم شبی
حسن کو آشکار دیکھ سکوں
یہ مرا فکرِ این و آں کب تک
مجھ کو توفیق دے کہ دنیا میں

تو سراپا وجودِ جود و سخا
کون سنتا ہے اور تیرے سوا
میں ترا بندہ اور تو میرا خدا
میں ہوں محتاج اور تو داتا
چیر دے جو فلک کا ہر پردا
عشق کا وہ مقام کرے عطا
تا بچے یہ حیات کا سایہ
اپنی دنیا نئی کروں پیدا

دل کو وقف غم جہاں کردوں
بحر الفت کو بیکراں کردوں

عبد المنان ناہید

۲۵ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

درس حدیث

اَلتَّعَوُّذُ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَحَقِیْقَتُہٗ

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث:۔ عن عائشۃؓ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یدعوا فی الصلوٰۃ اللّٰھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللّٰھم انی اعوذبک من الماثم والمغرم

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ (جو نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہیں) سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا فرماتے تھے۔ یا اللّٰہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ساری دنیا میں گھوم جانے والے دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔

تشریح:۔ اس دعا میں قابل تشریح الفاظ المسیح الدجال ہیں۔ مسیح دجال سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے۔ المسیح الدجال کون ہے پہلے اس کی لغوی لحاظ سے تشریح سمجھ لینی چاہیئے لفظ مسیح ۔م۔س۔ح سے مشتق ہے۔ اور بروزن فعیل صفت مشبہ ہے۔ اور بمعنی ممسوح ہے۔ جس کے معنی ہاتھ پھیرنے کے ہیں حضرت مسیح ناصری کو مسیح اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ خدا نے ان پر خیر و برکت کا ہاتھ پھیرا۔ ورنہ اصلی نام تو ان کا یسوع ہے۔ اور المسیح الدجال کو دجال اس لئے قرار دیا۔ کہ اس پر لعنت و پھٹکار کا ہاتھ پھیرا۔ اور اس کو ملعون قرار دیا۔

پھر اگر م زائد مانا جائے تو لفظ مسیح ساح یسیح میں سے بروزن مفعل ہوگا۔ اور اس کے معنی سیاحت کرنے والے کے ہیں۔ اور یہ معنی حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی چسپاں ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی تمام عمر سیر و سیاحت میں بسر ہوئی۔ جس کی تصدیق حدیث نبوی سے یوں ہوتی ہے۔ اوحی اللّٰہ الی عیسٰی بن مریم انتقل من ارض الی ارض لئلا تعرف فتوذی۔ خدا نے بذریعہ وحی عیسٰی ابن مریم کو فرمایا۔ کہ تو ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف سفر کرتا رہ تاکہ تو پہچانا نہ جائے۔ اور ایذا نہ دیا جائے۔

رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اشارہ یورپین اقوام کی طرف ہے۔ کیونکہ یہ قومیں تمام دنیا میں گھوم جانے والی تھیں۔ دنیا کی کونسی جگہ ہے جہاں ان کے قدم نہیں پہنچے ہر جگہ ان کی سیادت و قبضہ کا سکہ جما ہوا ہے۔ خود قرآن مجید نے ان کے متعلق آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل یہ وحی شائع کی ہے۔ من کل حدب ینسلون۔ یعنی ہر ایک بلندی سے دوڑ پڑیں گے۔ جسطرح عقاب اوپر سے اپنے شکار کو دیکھ کر جھپٹتا ہے بعینہٖ قرآنی الفاظ میں ان کا ذکر ہے۔ ذرا کہیں نشیب والی جگہ پائی جھٹ وہاں جا پہونچتے ہیں۔ غرض دنیا میں گھوم جانے والی اقوام ہونے کی وجہ سے حضور علیہ السلام نے ان کو مسیح کے لفظ سے تشبیہ دی۔ اور دوسرا لفظ حضور علیہ السلام نے دجال کا فرمایا۔ اس کے معنے ہیں سراسر جھوٹ ہمہ تن فریب۔ جعلی۔ کذب۔ جس میں سچائی و صداقت کا شائبہ تک نہ ہو۔ ان اقوام کو دجال کیوں فرمایا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ وہ دراصل شروع میں سچے تھے۔ مگر بعد میں قابل عمل نہیں رہے۔ وید کو خدا نے ابتدائے آفرینش میں ہندوستان کے رشیوں پر نازل کیا لیکن امتداد زمانہ اور تحریف تبدل کی وجہ سے اب یہ قابل عمل نہیں۔ اسی طرح توریت بھی جب نازل کی گئی۔ تو ہدایت و نور کا خزانہ تھی انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور لیکن بعد میں یہ بھی تحریف و جعل کا شکار ہوگئی اسی طرح حضرت عیسٰے علیہ السلام کے وقت میں جو مذہب تھا وہ بھی صحیح تھا۔ لیکن حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات کے بعد کفارہ کا مسئلہ گھڑ لیا گیا۔

یہ مسئلہ ایسا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ کہ اس نے معاصی و جرائم کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ تو شروع میں صحیح تھا۔ اور نہ درمیان میں صحیح تھا۔ اور نہ اب قابل عمل ہے بایں وجہ حضور علیہ السلام نے اقوام مسیحیہ کو دجال قرار دیا۔ درحقیقت اب تمام ادیان عالم منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب آسمان کے نیچے اور زمین کے اوپر کوئی زندہ رسول نہیں۔ لیکن محمد رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم اور کوئی زندہ کتاب نہیں مگر قرآن۔ یہ تمام مذاہب اپنے اپنے وقت و زماں میں سچے تھے۔ لیکن کفارہ کا عقیدہ نہ پہلے سچا تھا۔ اور نہ درمیان میں صحیح تھا۔ اور نہ اب قابل عمل ہے۔

یورپین اقوام کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت تو مذہبی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں دجال کہا گیا ہے۔ اور دوسری حیثیت ان کی ایجادات و اختراعات کو فروغ دینے کے متعلق ہے۔ اس لئے ان کا دوسرا نام یاجوج و ماجوج بھی ہے۔ یعنی آگ اور پانی سے کام لینے والے لوگ۔ قرآن و حدیث سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ یہ اقوام صنائع و بدائع اور اختراع میں اس قدر ترقی کریں گے کہ ان کی مثل کوئی اور قوم پیش نہ کر سکے گی یحسبون انھم یحسنون صنعا پھر ان کا رنگ آگ کی طرح سُرخ ہے اور آگ و بارود سے کام لیتے ہیں "اجیج النار" یورپین اقوام کے تمام آلات حربیہ۔ بم توپ۔ ٹینک وغیرہ۔ بارود آگ سے چلتے ہیں۔ پھر جب یہ زمینی ایجادات و اختراعات و صناعات میں اس قدر ترقی کریں گے۔ تو ان کی توجہ آسمان کی طرف ہوگی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے ایک کشف میں دیکھا۔ کہ ایسے لوگ جن کے چہرے مثل خون کے سرخ تھے۔ آسمان کی طرف تیر مار رہے تھے۔ اور وہ تیر خون آلود ہو کر واپس آتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے اس کشف کی حقانیت اور سچائی کا ثبوت بھی ان جنگوں سے مل گیا ہے۔ میدان جنگ میں جہاں ہوائی جہاز مار توپیں اپنے عمل میں مصروف ہیں۔ اور انسانی جانوں کی جس طرح خون کے ساتھ ہولی کھیلی جاتی ہے۔ اس کی حقیقت اخبار بین حضرات سے پوشیدہ نہیں۔ اور یہ پیشگوئیاں جو قرآن و حدیث میں وارد ہیں۔ ان کو پورا ہوتے دیکھ کر ان کی سچائی سے انکار کرنا کسی متعصب ہی کے لئے زیبا ہے۔

غرض یورپین اقوام دنیا کی دیگر اقوام سے بلحاظ سیاست۔ تمدن۔ جغرافیائی حالت۔ معاشرت اختراعات و ایجادات میں سبقت لے جائیں گی اور دُنیا میں کوئی قوم ان کے ہم پلہ نہیں ہوگی۔ پھر ان کو مغلوب کرنا بھی کسی کے بس میں نہیں ہوگا۔ اور کسی کو یہ جرأت نہیں ہوگی۔ کہ ان کو مفتوح اور مغلوب کر سکے۔ لایدان لاحدٍ لقتالھما۔ کسی کو جرأت نہیں ہوگی۔ کہ وہ ان کے ساتھ جنگ و قتال پر آمادہ ہو سکے۔ بلکہ ان کا خاتمہ خود بخود آپس میں لڑنے بھڑنے سے ہی ہوگا۔ اور اس کا نقشہ بھی فرمان خدا میں یوں ہے وترکنا بعضھم یومئذٍ یموج فی بعضٍ الخ اور ہم ایک کو دوسرے پر لڑنے کے لئے) چھوڑ دیں گے۔

پس یورپین اقوام کی دو حیثیتیں ہیں ایک دنیاوی یعنی ایجادات و صناعات و اختراعات میں اس قدر ترقی کہ جس کی نظیر کوئی اور دوسری قوم نہیں پیش کر سکی۔ اور یہی وجہ ان کی ترقی کی ہے۔ دوسری حیثیت ان کی مذہبی ہے مگر مذہب کے لحاظ سے یہ سراسر "دجال" ہیں۔ ان کے عقیدہ کفارہ میں حقیقت و صداقت کا ذرہ بھی نہیں۔ اور مسئلہ کفارہ کا ابطال ہی کسر صلیب ہے۔

احمدی دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ دلائل کی روشنی میں "کسر صلیب" کے متعلق دلائل یاد کریں۔ کیونکہ یہی ایک ایسا حربہ ہے۔ جس سے کسر صلیب ہو سکتی ہے یہ بات بالکل صحیح ہے اور اناجیل کی شہادت اس امر پر مزید روشنی ڈالتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ "یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا۔ اور اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ حضرت یونس علیہ السلام تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر زندہ نکل آئے تھے۔ اس طرح "پیلاطوس" کو جب خبر پہونچائی گئی۔ تو اس نے عالم حیرانگی میں کہا۔ کہ "کیا یسوع اتنی جلدی مر گیا۔" غرض عقیدہ کفارہ ایک ایسا عقیدہ ہے۔ جس پر عیسائیت کی عمارت کھڑی ہے۔ اس عقیدہ کے باطل ہونے کی دیر ہے۔ کہ عیسائیت کی عمارت دھڑام سے نیچے آگرے گی۔ اور کوئی بھی متنفس ٭٭

٭٭ اس عقیدہ کو قبول نہ کرے گا۔ خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی

اخبار و افکار

موجودہ گرانی کے اسباب

(۲)

حقیقی اسباب

قبل ازیں بتایا جا چکا ہے کہ کرنسی کے پھیلاؤ کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی ہی قیمتوں کے بڑھنے کا موجب نہیں بنی۔ کرنسی پھیلی ہے لیکن جائز حد تک۔ اور ملک کی بڑھتی ہوئی تجارتی ضرورتوں کے مطابق۔ لیکن چونکہ اب وہ ڈیفلیشنری اثرات (کرنسی کو سکیڑنے کے اثرات) جن کا ذکر گذشتہ بحث میں کیا گیا ہے۔ ختم ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر سٹرلنگ کے تمسکات اور جمع ہوتے جائیں (اور جوں جوں جنگ لمبی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ان کے جمع ہوتے جانے کا قوی امکان ہے) اور ان کی بناء پر کرنسی کا پھیلاؤ جاری رہے۔ تو پھر بلاشبہ مزید مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور گرانی نہایت خطرناک حد تک بڑھ جائے گی۔ جس کے نتائج نہایت ہی اندوہناک ہو سکتے ہیں۔ یہاں ضمناً اس امر کا ذکر نامناسب نہ ہوگا۔ کہ حکومت کو اس امر کا احساس ہے۔ اور وہ اس بارے میں بعض عملی اقدام کر چکی ہے۔ اور مزید اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اپنی تجاویز ہم گرانی کے اسباب کی بحث کو ختم کرنے کے بعد پیش کریں گے۔ اور یہ بھی بتائیں گے۔ کہ عوام کے لئے ان نازک ایام میں صحیح طریق عمل کیا ہے۔

موجودہ گرانی کا سب سے بڑا اور اہم حقیقی سبب یہ ہے کہ (۱) اتحادی حکومتیں اپنی جنگی ضروریات کے لئے ہندوستان سے ہر قسم کی اجناس خاصی مقدار میں خریدتی ہیں جس کا لازمی نتیجہ اجناس وغیرہ کی قلت ہے اور معاشیات کے قانون طلب و رسد کے مطابق ضروری ہے کہ قیمتیں بڑھیں۔

(۲) اشیاء کی درآمد بہت کم ہو گئی ہے غیر ملکی مصنوعات کی گرانی بالخصوص اسی وجہ کی ہے۔ تاجروں کے پاس جو سٹاک جنگ سے قبل کا موجود ہے۔ وہ تھوڑا تھوڑا کر کے نکال رہے ہیں۔ نیا مال آتا نہیں۔ لہٰذا غیر ملکی اشیاء کی قیمتیں انتہائی طور پر زیادہ ہو گئی ہیں۔ اجناس کی درآمد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آسٹریلیا سے جو گندم کبھی کبھار منگوائی جاتی ہے۔ وہ اس کمی کو جو یہاں واقع ہو جاتی ہے ایک معمولی حد تک ہی پورا کر سکتی ہے۔ علاوہ ازیں سمندری رستے مخدوش ہیں۔ تجارتی جہاز آسانی سے غیر فوجی ضروریات کے لئے فارغ نہیں کئے جا سکتے۔

(۳) ہندوستان کے اندرونی ذرائع رسل و رسائل کی مشکلات بھی گرانی کے وجوہ میں سے ہیں۔ چیزیں آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچائی جا سکتیں۔ کیونکہ ٹرانسپورٹ کے متعلق وہ سہولتیں میسر نہیں۔ جو پہلے ہوا کرتی تھیں۔

(۴) بعض صوبجات اور ریاستوں میں اجناس کی مقدار ضرورت سے زیادہ ہوتی ہے مگر بعض پابندیوں کے باعث وہ باہر نہیں جاتیں چونکہ کوئی ایسا مضبوط مرکزی انتظام موجود نہیں جو فراوانی کے علاقوں کی اجناس قلت کے علاقوں میں پہنچا سکے۔ اس لئے جہاں قلت ہوتی ہے۔ وہاں گرانی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے

نفسیاتی اسباب

(۱) چونکہ تاجروں اور سٹہ بازوں کو یہ علم تھا۔ کہ گذشتہ جنگ میں قیمتیں بہت بڑھ گئی تھیں۔ اس لئے موجودہ جنگ کے چھڑتے ہی یہ خیال ان کے دماغ پر سوار ہو گیا۔ صرف جنگ کی افواہیں ہی لوگوں کے دلوں پر ایسا اثر ڈالتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کی ساری دماغی قوتیں آنے والے حالات کا تصور کرتی ہوئی پوری شدت سے بروئے کار آ جاتی ہیں جنگ ۳ر ستمبر ۱۹۳۹ء کو شروع ہوئی۔ لیکن قیمتیں اس سے چند دن قبل ہی افواہوں کے باعث بڑھنا شروع ہو گئی تھیں۔ حالانکہ حقیقی اسباب اس وقت بالکل موجود نہ تھے۔

(۲) یہ نفسیاتی اثر ہی تھا۔ کہ سٹہ باز اپنی پوری طاقت کے ساتھ میدان میں آ گئے۔ اور ذخیرہ جمع کرنے والوں کی نظر گدھوں کی نگاہ سے بھی زیادہ تیز ہو گئی۔ گو اہل معاشیات نفسیاتی اثرات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ انسان کے اعمال پر انسانی جذبات و حسیات امید و بیم۔ خوف و رجا۔ حوصلہ و جرأت کا ایک بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ یہ نفع کی خوف سے ملی ہوئی امید ہی تھی۔ جس نے سٹہ بازوں کو سٹہ بازی پر اور ذخیرہ اندازوں کو ذخیرہ اندازی پر آمادہ کیا۔ یہ کہ ان کا یہ فعل اخلاقی لحاظ سے اچھا تھا یا برا۔ اس سے علم المعیشت والوں کو بحث نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔ یہ چیز ان کے دائرہ علم و عمل سے خارج ہے۔

(۳) "انفلیشن" کا تذکرہ بھی گرانی کا باعث بنا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں پریس میں اس امر کا ذکر ہونا شروع ہوا۔ اگست سنہ ۴۲ء میں ریزرو بنک آف انڈیا کے مرکزی بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنی سالانہ رپورٹ شائع کی جس میں ایک عنوان "انفلیشن کا امکان" بھی تھا۔ ہندوستان کی سب سے بڑی بینکنگ اتھارٹی کے یہ الفاظ ہی ملک میں اضطراب کی رَو پیدا کرنے کے لئے کافی تھے۔ امرت بازار پتر کا نے The Falling Rupee کے عنوان سے کئی مضامین لکھے۔ اسی طرح بعض اور لوگوں نے پمفلٹ شائع کئے۔ جن کے نتیجہ میں بعض پڑھے لکھے آدمی بھی یہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا سٹرلنگ یا سونے کی پشت پناہی کے بغیر نوٹ جاری کر رہی ہے۔

ریزرو بنک کے گورنر سر جیمز ٹیلر آنجہانی نے گو کچھ عرصہ بعد بورڈ آف ڈائرکٹرز کے بیان پر جرح و تعدیل کرتے ہوئے اس اثر کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جو اُن کی رپورٹ پر ملک میں پیدا ہو چکا تھا۔ مگر یہ کوشش بعد از وقت تھی۔

(۴) جیسا کہ مسٹر ایمری نے پارلیمنٹ میں بعض سوالوں کے جواب میں کہا ہے۔ اناج پیدا کرنے والے۔ اناج مارکٹ میں لانے سے تأمل کرتے ہیں۔ اُن کا تأمل بھی اسی نفسیاتی اثر کا نتیجہ ہے وہ اس امید پر بیٹھے رہتے ہیں۔ کہ قیمتیں اور زیادہ بڑھیں گی۔ قیمتیں کچھ بڑھتی ہیں۔ تو اُن کی حرص اور زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اور وہ جنس کو روکنے میں اور زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں۔

(۵) آمدنی بڑھ جانے کے باعث لوگوں میں روپیہ کی اتنی قدر نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ وہ اب گرانی کے باوجود خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ آمدنی بڑھ جانے کے باوجود لوگوں کا معیار زیست بہت گر گیا ہے۔ اور متمول بالخصوص جنگی ٹھیکوں وغیرہ سے فائدہ اٹھانے والے لوگ اپنے گذشتہ معیار زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے روپیہ بے دریغ خرچ کر رہے ہیں۔

(۶) اناج استعمال کرنے والے اس خوف سے کہ بعد میں اناج ملنا محال ہوگا۔ ذخیرہ کرتے ہیں۔ اور نہ صرف اپنی ضرورت کے مطابق ذخیرہ کرتے ہیں۔ بلکہ تمام خدشات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی ضرورت سے زائد ہی ذخیرہ جمع کرتے ہیں۔ یہ بھی خوف کے طبعی اثر کا نتیجہ ہے۔

بعض یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ لوگوں کی بھوک پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ لیکن یہ بات اس وقت تک قابل قبول نہیں ہو سکتی جب تک باقاعدہ اعداد و شمار (Statistics) سے اس کو ثابت نہ کیا جائے۔ البتہ علم النفس کے ماہروں کے لئے اس بارے میں غور و فکر کا اچھا موقع ہے۔

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم لکھتے ہیں:-

دہلی۔ حیدر آباد۔ بمبئی کے تبلیغی دورے سے واپس آ کر ضلع لدھیانہ اور پٹیالہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ اور اور مندرجہ ذیل جماعتوں میں بذریعہ میجک لینٹرن لیکچر دئے۔ لدھیانہ۔ کھنو۔ بہادر گڑھ۔ خانپور رائے پور۔ غوث گڑھ۔ چک لوہٹ۔ نہبو وال مکوو وال۔ ہرنس پورہ یہ لیکچر نہایت کامیاب ہوئے۔ غوث گڑھ اور اس کے ارد گرد کی جماعتوں میں خاص طور پر غیر احمدیوں نے حصہ لیا۔ اور اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شبیہ مبارک دیکھکر بڑے متاثر ہوئے۔ اور علی الاعلان کہا۔ کہ ہمارے مولویوں نے ہمیں دھوکہ میں رکھا ہے۔ مرزا جی خدا رسول کا نام سنانے آئے تھے پہلے تو بعض جگہ لوگ لیکچر دینے سے روکتے تھے۔ لیکن لینٹرن سے بڑے شوق سے سُنا۔ اس دورہ میں قریباً پانچ ہزار غیر احمدیوں کو پیغام حق سُنایا۔

ویرووال۔ ۱۰، ۱۱ر وفا کو جماعت احمدیہ ویرووال کا تبلیغی جلسہ مقرر تھا۔ جسمیں مرکز سے مولوی عبد المالک خاں صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب اور امرتسر سے سید مورخہ ۱۰ر کو بعد نماز مغرب مکرمی عبد المجید صاحب کے مکان کی چھت پر پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی عبد المالک صاحب و سید بہاول شاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ دوسرے دن ۱۱ر جولائی کو ۱۲ بجے سے ۴ بجے تک دوسرا اجلاس ہوا۔ اس میں گیانی صاحب موصوف اور مولوی عبد المالک خانصاحب نے تقریریں کیں۔ نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد تیسرا اجلاس ہوا۔ اور بعد نماز مغرب چوتھا۔ ان میں مولوی صاحب موصوف گیانی صاحب اور سید بہاول شاہ صاحب نے بہت مؤثر تقریریں کیں۔ ۱۱ر جولائی ۱۲ بجے شب بخیر و خوبی جلسہ ختم ہوا۔ جماعت احمدیہ ویرووال محترم مبلغین اور جماعت امرتسر کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل مجاہد

پیشگوئیاں

سچی پیشگوئیاں ہی زندہ اور مردہ مذہب میں پہچان کا ذریعہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پیشگوئیوں کو اسلام کی زندگی کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے۔

گذشتہ اور موجودہ جنگ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پیشگوئیاں اور رؤیا جو پورے ہوئے۔ اور یورپ کے نجومیوں اور جھوٹے مدعیان روحانیت کی پیشگوئیاں جو جھوٹی نکلیں۔ ان کی تفصیل مولانا جلال الدین صاحب شمس امام مسجد لنڈن کی تازہ تصنیف "پیشگوئیاں" میں مطالعہ فرمائیں۔ غیر مسلموں اور غیر احمدیوں کو دینے کے لئے یہ بہترین تحفہ ہے۔

قیمت دس آنے فی جلد۔ دس سے زائد کتابوں کے خریدار کو آٹھ آنے فی جلد

ملنے کا پتہ

مکتبہ احمدیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۸۴۱ منکہ ولایت بیگم زوجہ کرم شاہ صاحب قوم سید عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن میرپور ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ نہیں اور نہ ہی کوئی زیور ہے۔ البتہ میرا مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ میرے خاوند ہے۔ اور مبلغ پچیس روپے میرے پاس نقد ہیں۔ کل میزان دو سو پچیس روپے ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میں کوئی آئندہ جائیداد بناؤں یا میری کوئی آمدنی ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا ولایت بیگم حال وارد بخانہ ملک عمر علی صاحب دارالانوار۔ گواہ شد:۔ سید غلام غوث پنشنر قادیان۔ گواہ شد۔ محمد حسین گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالعلوم متصل مکان مرزا برکت علی صاحب قادیان۔

نمبر ۶۸۴۳ منکہ سید خالد ولد سید عبدالرحیم صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] ۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ (۱) ایک کنال قطعہ زمین واقعہ دارالعلوم ہے۔ جو میں نے ۔/۲۵۰ روپے میں خریدا ہے۔ (۲) دس مرلہ کا قطعہ زمین واقعہ محلہ دارالرحمت ہے۔ جو میں نے ۔/۱۵۰ روپے میں خریدا ہے۔ اس کے علاوہ [illegible] کا ملازم ہوں۔ جہاں سے مجھے ۔/۱۵۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ دس روپے [illegible] آنے جنگی الاؤنس ملتا ہے۔ میں اپنی جائیداد اور آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرا پراویڈنٹ فنڈ جمع ہو رہا ہے۔ جس کے کاٹنے پر ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں انشاء اللہ کوشش کرونگا کہ اپنی جائیداد کا حصہ وصیت اپنی زندگی میں ادا کردوں۔ اگر خدانخواستہ ایسا نہ کرسکا۔ تو میرے ورثاء کا فرض ہوگا کہ وہ میری جائیداد میں سے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد:۔ سید سعید خالد۔ گواہ شد۔ ابوالبرکات غلام رسول راجیکی۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ عبدالکریم سیکرٹری مال لاہور۔

نمبر ۶۸۴۴ منکہ خلیل احمد ولد مولوی عطا محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت ۔/۶۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ خلیل [illegible] ۱۹۴۲ فلائیٹ نمبر ۲ سکاٹ ای۔ آر۔ ٹی۔ ڈبلیو۔ والٹن ٹریننگ کیمپ لاہور۔ گواہ شد: عطا محمد والد موصی [illegible] گواہ شد۔ علی محمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی (چچا موصی) [illegible]

نمبر ۶۸۴۵ منکہ جلال بی بی بیوہ چوہدری حاکم علی قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مرجان ڈاکخانہ اگوکے ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم نومبر ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت سوائے تین صد روپیہ (۔/۳۰۰) نقد کے اور کوئی نہیں۔ میں اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ جلال بی بی۔ گواہ شد۔ سلطان احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد:۔ بقلم خود غلام حیدر موضع ڈیہہ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۶۸۴۹ منکہ مفیض المعارف ولد مولوی بدل الرحمن صاحب قوم راجپوت گرما ست پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب ابھی خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ البتہ میری ماہوار آمد ۔/۶۸ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی حصہ جائیداد میں اپنی طرف سے کوئی رقم اپنی زندگی میں داخل کروں۔ تو وہ مجرا کیا جائیگا۔ العبد: مفیض المعارف بنگالی دارالانوار قادیان۔ گواہ شد:۔ بدل الرحمن بنگالی دارالانوار قادیان۔ گواہ شد:۔ عطاء الرحمن محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ٹیچروں کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے دو بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ یا بی۔ اے۔ ایس۔ اے۔ وی اور ایک جے۔ وی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند اپنی درخواستیں معہ نقول سندات و تصدیق مقامی جماعت نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ درخواست میں یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ کم از کم کتنی تنخواہ پر آنے کے لئے تیار ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

الفضل کے چندہ کو باقاعدہ اور بروقت ادا کرنا الفضل کو تقویت پہنچاتا ہے

مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۱ جولائی۔ ڈکیور ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ سوموار کو وہاں ایک کانفرنس ہوئی۔ جس میں گورنروں پر زور دیا گیا۔ کہ وہ لوگوں کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ وہ آخری فتح کے حاصل کرنے کا تہیہ کریں۔ جنرل ٹوجو نے کانفرنس کو متنبہ کیا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ کی طاقت کا کم اندازہ نہیں لگانا چاہیئے۔ اپنی اعلیٰ فوجی پوزیشن کو استعمال کرتے ہوئے ہماری فوجیں اب مشرقی ایشیا پر حملہ کرنے کے لئے دشمن کی کوششوں کا مقابلہ کرنے میں لگی ہوئی ہیں اور اپنے ملک کے استحکامات کو ناقابل تسخیر بنا رہی ہیں اسکے ساتھ ہی جاپانی فوجیں آخری حملہ کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ جو کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے

امرتسر ۲۱ جولائی۔ امرتسر میں جہاں کنٹرول آرڈر کے نفاذ سے پہلے کپڑے کا لاکھوں روپیہ کا روزانہ بیوپار ہوا کرتا تھا۔ آجکل بازار بہت مندہ ہو رہا ہے۔ اس وقت کم و بیش کپڑے کی سوا لاکھ گانٹھیں پڑی ہیں اور خریدار کوئی نہیں۔ تاجروں کو بھاری تشویش ہو رہی ہے اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ اپنے سٹاک کو جہاں تک ہو سکے جلد ختم کریں۔ سب سے زیادہ اثر ململ لٹھے اور قمیصوں اور سوٹوں کے کپڑے پر پڑا ہے۔ کل سونے کا بھاؤ کچھ گر گیا تھا۔ مگر آج پھر چڑھ گیا ہے۔ اور ۷۰ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ چاندی ۱۰۷ روپے ہے۔ مارکیٹ اس وقت بہت ڈانوا ڈول ہے۔

دہلی ۲۲ جولائی۔ یہ غلط ہے کہ گورنمنٹ نے سونے اور چاندی کی کفالتوں پر روپیہ دینا بند کر دیا ہے۔ اسنے ایک آرڈیننس کے ذریعہ یہ اختیار حاصل کیا ہے کہ وہ جب ضرورت سمجھے سونے اور چاندی کو بطور کفالت استعمال کرنے کی ممانعت کر دے۔ اسنے یہ اختیار بھی لیا ہے کہ سونے اور چاندی کی کفالت پر لیا ہوا روپیہ مقررہ دنوں میں لوٹانے کا حکم دے دے۔ اور جو کوئی اس کی خلاف ورزی کرے۔ اُسے پانچ سال کے لئے جیل میں ڈال دے۔

کلکتہ ۲۱ جولائی۔ محکمہ تجارتی اطلاعات و اعداد و شمار نے ۱۹۴۲-۴۳ء کے لئے گندم کا جو آخری تخمینہ شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال ہندوستان میں کل ۳۴۲۹۲۰۰۰ ایکڑ رقبہ زیر کاشت تھا اور ۱۰۹۷۱۰۰۰ ٹن گندم پیدا ہوئی۔ یعنی پچھلے سال کی نسبت رقبہ میں ایک فیصدی اور پیداوار میں ۹ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔

لائلپور ۲۱ جولائی۔ گندم وڑہ ۱۰/۲/- روپے گندم ۵۹۱ ۱۰/۸/- نخود ۹/۱/- توریہ ۱۳/- تیل ۲۱/۱۲/- گھی ۱۱۴ روپے۔ میدہ ۲۸/- روپے سوجی ۳۶/- روپے۔ بنولہ بیوَر ۷/۵/- روپے۔ بنولہ دیسی ۷/۱۲/- روپے۔

سرینگر ۲۱ جولائی۔ جموں و کشمیر گزٹ کی غیر معمولی اشاعت میں ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب کا ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ انہوں نے چیف جسٹس جموں و کشمیر ہائی کورٹ کی چیئرمین شپ میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا ہے جو ریاست کے نظم و نسق کو بہتر بنانے کے لئے سفارشات کرے گا۔ کمیشن کے آٹھ ممبر ہندو ہونگے آٹھ مسلمان۔ ایک سکھ اور ایک بدھ۔ یہ کمیشن بہت جلد اپنا کام شروع کر دے گا۔

ماسکو ۲۱ جولائی۔ جرمنی میں آزاد قومی حکومت قائم کرنیکے لئے روس میں جرمنوں کی ایک قومی کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس کا صدر مشہور جرمن جرنیل ایرک وائنرٹ ہے۔ نیز جرمن ریشتاغ (پارلیمان) کے پانچ رکن بھی شامل ہیں۔ جرمن قیدیوں اور ٹریڈ یونین کے ارکان کو بھی اس کا رکن بنایا جا رہا ہے۔ اس کمیٹی نے ایک مینی فسٹو شائع کیا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہٹلر جرمن قوم کو تباہی کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔ اس لئے ہر جرمن کا فرض ہے کہ وہ نازی چنگل سے جرمنی کو آزاد کرانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اور اس وقت تک نازیوں کا مقابلہ کرے۔ جب تک نازی ازم تباہ نہ ہو جائے۔

نئی دہلی ۲۱ جولائی۔ حکومت ہند نے چیزوں کے بڑھتے ہوئے بھاؤ پر قابو پانے کے لئے گذشتہ دو ماہ میں جو اقدامات کئے ہیں۔ اور کپڑے پر کنٹرول کا جو آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اس کی وجہ سے کپڑے اناج۔ چائے۔ اون۔ دالیں اور ریشم کے بھاؤ گر گئے ہیں۔ ابھی حکومت اس سلسلہ میں مزید اقدامات کرنے والی ہے۔ تاکہ قیمتیں اعتدال پر آجائیں۔

لاہور ۲۱ جولائی۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگست اور ستمبر کے مہینوں میں کوئلہ کی اس مقدار میں جو ایسے گھریلو استعمال کے لئے مہیا کی جائے گی۔ جس کا جنگ سے کوئی تعلق نہیں۔ سخت تخفیف کر دیجائیگی۔ مزید براں اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ کہ موسم سرما میں اس مقدار میں اضافہ کیا جائے گا۔ اس لئے یہ اشد ضروری ہے۔ کہ عام لوگ اور تجارتی ادارے کوئلہ کے استعمال میں حتی المقدور کفایت شعاری سے کام لیں۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ سسلی کی لڑائی کے تیرہ روز بعد برطانی جنگی بیڑے نے خاص اٹلی پر ٹورنٹو کی کھاڑی میں گولہ باری کی۔ اس کارروائی میں برطانی بیڑے کا نہ تو کوئی آدمی زخمی ہوا۔ اور نہ کسی جنگی جہاز کو نقصان پہونچا۔ جرمن فوجیں جزیرہ کے شمال مشرقی کنارے کی طرف ہٹ رہی ہیں۔ اور کوہ اٹینیا کے ساتھ ساتھ نئی ڈیفنس لائن تیار کر رہی ہیں۔ وہ کٹانیہ پر اپنا قبضہ رکھنے کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ وہاں برابر کمک لاتے جاتے ہیں اٹلی کو سسلی سے بالکل کاٹ دیا گیا ہے۔ گو ممکن ہے۔ دشمن کو شمال مشرقی کونے میں کمک پہنچ رہی ہو۔ امریکن فوجیں اب شمالی کنارے کی پہاڑیوں تک پہونچ گئی ہیں۔ جہاں سے سمندر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ جو فوجیں پلرمو کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ اب اس شہر سے صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ امریکہ کی ساتویں فوج مرسالا کی بیرونی بستیوں تک پہنچ گئی ہے۔ اور اب اس شہر پر قبضہ ہونیوالا ہے۔ یہ شہر مغربی کنارے پر ٹریانی سے صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ وسطی علاقہ میں اطالیوں نے بہت کم مقابلہ کیا۔ بعض نے ہتھیار ڈالنے سے قبل اپنے جرمن افسروں کو قتل کر ڈالا۔ دشمن کے ایک ہوائی جہاز کے مقابلہ کے لئے اتحادیوں کے دس ہوائی جہاز ہیں۔ اب تک ۴۰ ہزار محوری پکڑے جا چکے ہیں۔ جن میں چار اطالوی جرنیل بھی ہیں۔ سسلی میں دشمن کی ۲۵۰ توپیں اور ۵۰۰ گاڑیاں امریکی فوج کے ہاتھ آ چکی ہیں۔ مسولینی نے بعض اور فاسسٹ افسروں کو جن میں چار سکرٹری بھی ہیں۔ الگ کر دیا ہے۔

ماسکو ۲۲ جولائی۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے ملطرف کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں دشمن بڑی مضبوط ڈیفنس لائن بنا رکھی تھی۔ یہ شہر اوریل سے ۲۵ میل شمال کی طرف ہے۔ اس پر قبضہ سے گویا دشمن کے ہاتھ سے ایک اہم علاقہ جس کے بچاؤ کا اسنے بہت مضبوط انتظام کر رکھا تھا۔ نکل گیا ہے۔ روسی فوج کے کچھ دستے اوریل سے بریانسک جانے والی ریلوے لائن کے پاس پہونچ گئے ہیں۔ اوریل پر حملہ شروع ہوئے دس روز ہوئے ہیں۔ اور اس عرصہ میں دشمن کے پچاس ہزار سے زیادہ افسر اور سپاہی مارے جا چکے۔ اور چھ ہزار پکڑے گئے ہیں۔ نیز ۶۷۷ ٹینک برباد کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۸۸۲ طیاروں کا صفایا کیا جا چکا ہے۔ ۷۲۰ بڑی اور ۸۵۰ چھوٹی توپیں۔ ۱۴۰۰ مشین گنیں اور گولہ بارود کے ۱۲۸ ذخائر روسیوں کے ہاتھ آ چکے ہیں۔ اوریل سے روسی اب صرف چند چند میل ہیں۔ اور شہر کی بیرونی قلعہ بندیوں پر حملے کر رہے ہیں۔ یہاں ۲½ لاکھ جرمن فوج ہے جس کے بچ نکلنے کا صرف ایک ہی رستہ ہے جسے روسی روز بروز تنگ کر رہے ہیں اور اب وہ صرف تیس میل رہ گیا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ جرمن یہاں جم کر لڑنا چاہتے ہیں۔ اور ٹینک اور پیدل فوج برابر میدان میں لائے جا رہے ہیں۔

دہلی ۲۳ جولائی۔ برطانی طیاروں نے برما روڈ کے آخری شہر لاشو کے پاس سیسہ جست اور چاندی کی کانوں پر بمباری کر کے کافی نقصان پہنچایا۔ کانوں کی مشینری پر بھی بم لگے۔ سنٹرل برما میں گاتھا کے پاس دشمن کی دریائی کشتیوں پر بھی حملے کئے گئے۔

واشنگٹن ۲۲ جولائی۔ نیوگنی میں جاپانیوں کے ایک اہم ٹھکانے پر ایک سو پچاس اتحادی بمباروں نے بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس سے قبل اتنا بڑا حملہ نہ ہوا تھا۔ منڈا کے پاس جاپانیوں نے جوابی حملہ کیا۔ مگر اسے پسپا کر دیا گیا۔ منڈا کے گرد امریکن فوجوں کا گھیرا اور زیادہ تنگ کیا جا رہا ہے۔ میدان کے ہوائی اڈہ پر بھی دشمن کے فائٹر مقابلہ پر آئے۔ مگر ان میں سے ۱۹ برباد کر دئے گئے۔ ہمیں دو طیاروں کا نقصان ہوا۔ مگر ایک کا ہوا باز سلامت ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ نیوگنی میں ٹامپو سے آسٹریلین فوجوں کو نکالنے کے لئے جاپانی اپنا پورا زور صرف کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۱ جولائی۔ اتحادی جنگی جہازوں نے آبنائے مسینا کا راستہ روک رکھا ہے تاکہ اطالوی جنگی بیڑا اس راستے سسلی کی فوجوں کی مدد نہ کر سکے۔ اتحادی جنگی جہاز ہر وقت آبنائے مسینا میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ اگر اطالوی جنگی بیڑے نے